

REGISTERED
LUCKNOW
OUDH PUNCH
1931
1931

توجہ شریف

(۱) اودھ پنچ میں ہر ایک کی خبر نہیں ہوتی۔ مذہبی جھگڑے نہیں ہوتے۔ بے نتیجہ مضامین نہیں ہوتے اور [illegible] مضمون کسی طرح جھنسانے کی کوشش نہیں کرتا بلکہ ایک حکیم کی طرح قابل مضحکہ امور پر خود ہنستا ہے دوسرے [illegible] کی توجہ [illegible] [illegible] اودھ پنچ صرف اپنی بضاعت پر قانع اور [illegible] سے بے نیاز ہے۔

(۲) قیمت کی زیادتی پر مشتبہ نہ ہونا چاہئے۔ نہ [illegible] کی وجہ یہ بال [illegible] جانا چاہیئے کہ کہیں [illegible] میں ترقی ہے بلکہ اضافات کی جدت۔ [illegible] پیدا ہوئے [illegible] اصلاحات اخلاق و سیاسی و [illegible] نظر رکھیے۔ انشاء اللہ سال بھر کے پرچے میں آپ کو سیکڑوں ایسے جواہر مل جائیں گے جن کا ثانی کسی دوسرے خزانے میں نہ ملے گا۔

منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہرحال پیشگی لی جاتی ہے۔

(۲) طالبان مدارس کے ساتھ [illegible] صرف سالانہ قیمت میں ایک روپیہ کی رعایت کی جائے گی یعنی چار روپیہ [illegible] سالانہ قیمت لی جائے گی۔ [illegible] ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہیں بھیجا جاتا اس وجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے میں خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بات [illegible] کو معلوم رہنا چاہیے کہ اودھ پنچ ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتوں سے ملک کی خدمت کر رہا ہے نمونہ کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اس کی تمام خوبیاں ناظرین دریافت نہیں کر سکتے۔ ہر ایک نمبر میں نئے مضامین ہوتے ہیں ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کے ہاتھ میں آئے اس میں آپ کے مذاق کے مضامین نہ ہوں۔ اور دوسرے پرچہ میں آپ کے حسب خواہش مضامین ہوں۔ لہٰذا بہتر ہے کہ آپ امتحاناً تین ماہ [illegible] اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہوں تو [illegible] تین روپیہ بھیج کر آپ [illegible] ایک سال تک [illegible] ورنہ [illegible] سلامت [illegible] ایک مشہور [illegible] پرچہ کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہیں ڈال سکتے تو انہیں لازم ہے کہ چھ سالانہ خریداروں سے قیمت بھجوائیں اور اس طرح اپنے نام ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالیں۔ دام و درم نہیں تو قدمی کوشش سے فائدہ اٹھائیں نہ یہ کہ [illegible] کا واسطہ دلا کر [illegible] ہے۔

(۶) یہ الزام کہ [illegible] ڈاک میں۔ یہاں سے ہم پرچہ روانہ کرتے ہیں وہ راستہ میں گم ہو جاتا ہے لیکن یہ مشاہدہ ہے کہ ہر نمبر کے اشاعت کے بعد میں پانچ چار [illegible] نامہ منیجر کے نام ضرور آتے ہیں۔ ہر ایک کال کے ساتھ ہزاروں خریداروں کے [illegible] ہر [illegible] نہیں ہو سکتا اور یہ کہ گم ہونے کی عادت ہے پس اس عادت کا علاج یہی ہے کہ گم شدہ نمبر دوبارہ حاضر خدمت کیا جائے۔ پرچہ کی اشاعت سے غرض یہی ہے کہ آپ حضرات ملاحظہ فرمائیں ناخوش کرنا مقصود نہیں ہے۔ لہٰذا [illegible] نہیں ہوتا۔

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے سے ایک ہفتہ قبل دفتر سے اطلاعی خط روانہ ہوتا ہے اگر اس کا جواب نہ ملا تو زیادہ [illegible] نہیں کی جاتی پرچہ بند کر دیا جاتا ہے۔ لہٰذا [illegible] خریداری منظور ہو تو فوراً اطلاعی [illegible] کا جواب دینا چاہیے جس کی روانگی کی رسید ڈاکخانے سے حاصل کر لی جاتی ہے۔

(۸) جن اشتہارات و اطلاعات کے تحت میں منیجر اودھ پنچ کا نام نہیں ہے ان کے متعلق خط و کتابت مشتہر کے نام ہونی چاہیے [illegible]

(۹) جو مضامین اودھ پنچ کی [illegible] پالیسی کے مطابق نہ ہوں گے وہ شائع نہ ہوں گے اور ان کی واپسی کے بھی ہم مجبور نہیں ہیں۔

(۱۰) مضامین صاف خط میں کاغذ کے ایک ہی طرف پر لکھے جائیں۔ مذہبی اور ذاتی حیثیت سے کسی شخص یا قوم کی تنقیص ان میں نہ ہو [illegible]

نوٹ

جو حضرات خریدار ہیں انہیں خط و کتابت کرتے وقت نمبر خریداری ضرور لکھنا چاہیے جو کہ ان کے نام کی چٹ پر لکھا ہوا ہوتا ہے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

پنچ لِ خدا، خدا لِ پنچ

«مکالمۂ اختیار و تحفظ»

علم کلام میں جبر و قدر یعنی [illegible] کا مسئلہ ایک معرکۃ الآرا مسئلہ ہے۔ متکلمین نے خوب بال کی کھال نکالی ہے اور آج تک اس میں بحث ہے کہ آیا جبر کا نظریہ صحیح ہے یا انسان اپنے فعل کا فاعل مختار ہے، جبریہ مسلک کے ماننے والوں کا کہنا یہ ہے کہ کیا ہوا ہے۔

شعرا کا طبقہ اکثر جبر کا قائل ہے۔ چنانچہ میرؔ صاحب کہتے ہیں ؎

ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت ہے مختاری کی
چاہتے ہیں سو آپ کریں ہیں ہم کو عبث بدنام کیا

عربی شاعر کا قول ہے ؎

ما حیلۃ العبد والاقدار جاریۃ
علیہ فی کل حال ایھا الرائی
القاہ فی الیم مکتوفا وقال لہ
ایاک ایاک ان تبتل بالماء

ذرا ان تعبیرات پر غور کیجیے اور بہ بات بھی سمجھ رہے ہیں تو اچھا نتیجہ کیا نکل سکتا ہے؟ تقدیرات کی رسیوں نے ہاتھ پاؤں جکڑ دیے اور گرداب میں ڈال دیا ہے پھر اس پر یہ فرمائش ہے کہ خبردار پانی سے بھیگنا نہیں۔

اسی مضمون کو فارسی کا شاعر یوں ادا کرتا ہے ؎

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ
باز می گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

مگر ہندوستان کی تقدیر دیکھیے کہ یہاں شاعروں کا قول متکلمین کے قول پر فائق نظر آتا ہے۔ سنہ رواں کے مشہور محقق یعنی خدا ہی کا بیان ہے کہ یہاں جبر کے انگلستان کی پارلیمنٹ کا نوٹس ہی خبر شاہ کو گلہ رہ گئے اور مجبور ہو کے آ بھی گئے۔

صرف نام دونوں صاحبوں نے بدل ڈالے۔ قدر یعنی اختیار صاحب نے اپنا نام گویا تحفظ ...

...اور خدا جیسے رکھا اور میاں جبر نے تحفظ تخلص فرمایا ان دونوں نے مختلف طرز کا جو نتیجہ ہوا وہ آپ مسٹر سیکھانند کے اعلان میں ملاحظہ فرمائیں گے۔ اب ان کی گفتگو کا اختراع وہ خود ہی نہایت ظاہر کریں گے۔

ماسلام۔

اختیار — سنا آپ نے؟ بس حد ہو گئی۔ بہت پاپڑ بیلے۔ خوب مصائب جھیلے۔ بید کھائے۔ قید کی سختیاں اٹھائیں۔ پھانسی پر چڑھنے کی نوبت آئی ؎

کوئی دن گر زندگانی اور ہے
ہم نے اپنے دل میں ٹھانی اور ہے

تحفظ — درست ہے۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ جناب کو بہت زحمت ہوئی۔ زمانہ دراز تک گرفتار گرداب رہا۔ گردش آسمان کا یہ ادنیٰ کرشمہ ہے۔ صبر صاحب بہت کرتے ہیں آلام بلا کرتا ہے۔ خیر گذشت آنچہ گذشت۔ آج سے آپ مجھے اپنا خادم سمجھیے۔

اختیار — معاف کیجیے گا۔ آپ کی بات اور گدھے کی لات برابر ہے۔ بارہا وعدے کیے اور مکر گئے۔ معلوم ہوا کہ آپ کسی طرح اپنی گرفت ڈھیلی نہ کریں گے پھر آخر اعلان جاری کیا۔ جب تک ہم کسی طرح اچھا نہ ہو تو ذرا گرم کر کے دماغ درست ہی ہو سکتا ہے (خدم ہی خدم) جیسا ہمارا عمل ہو گا دوسرے کی جان ہم نہیں لے سکتے تو کیا اپنی جان پر کھیل جانا بھی دشوار ہے ؎

ہو چکیں غالبؔ بلائیں سب تمام
ایک مرگ ناگہانی اور ہے

تحفظ — واللہ آپ کی دو ٹوک گفتگو نے کلیجے میں بیچ ڈال دی۔ لیکن انصاف کی آنکھ سے دیکھیے تو جناب اپنی شفقت اور دنیا کے وسواس خود ہی ہیں۔ خادم نے آپ کے حق میں کبھی کوتاہی کی؟ سچ ارشاد فرمائیے آپ کیا چاہتے ہیں؟

اختیار — تو کیا آپ کچھ دیجیے گا؟ جی اب تک تو آپ کے ہم جانتے کے سوا کچھ دیا ہی کچھ ہم نے پایا اسے رضامندی سے بہت زیادہ چھین جھپٹ کو دخل تھا۔

تحفظ — یہ درست ہے۔ ہم نے ہمیشہ دیا آپ نے ہمیشہ پایا۔ مگر شاہ کرے چھاگنے کی عادت کسی شریف کو پڑ جائے تو اللہ بہت بڑی عادت ہے۔ میں تو اس عادت سے بہت جلتا ہوں۔

ایک حکایت مشہور ہے کسی بادشاہ نے ایک بھک منگی کا محل کیا۔ آپ جانیے بادشاہ محل میں بیٹھنے کے بعد مانگنے جانے کی حاجت کیوں رہنے لگی تھی۔ مگر عادت کہاں جاتی ہے۔ بیگم صاحب نے ایک کوٹھری اپنے واسطے مخصوص کر لی۔ دسترخوان سے روٹیوں کے ٹکڑے کوٹھری کے طاقوں پر اٹھا کے رکھ دیتیں اور صبح دیکھ بھال کے اکیلے میں ہر طاق کے پاس کھڑی ہو کے ہاتھ پھیلاتیں «اللہ بھلا کرے۔ بھوکی محتاج کو دیجیے»

«تین دن سے کچھ نہیں کھایا»

«دیکھیو صدقہ خیرات۔ اکنی ایک ایک پیسہ ہزار ہزار دام ہوں»

«حضور ورے آپ کا بھی بھلا۔ بادشاہ اس کا بھلا» کوٹھری میں ٹکڑوں جا کروں کو جانے کی اجازت نہ تھی مگر بادشاہ سلامت کو روکنے کی مجال کسے تھی۔ ایک مرتبہ وہ محل میں آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ مسند خالی ہے۔ باندی واسطے سے پوچھا «بیگم کہاں ہیں؟» اس نے کوٹھری کی طرف اشارہ کیا۔ ظل اللہ متحیر ہوئے کہ بیگم صاحب کوٹھری میں کیا کرتی ہیں۔ سوراخ در سے جھانک کے دیکھا تو واہ واہ طاقوں کے سامنے دستِ سوال دراز ہے۔ متعجب ہوئے۔ جب بیگم اپنے شغل سے فارغ ہو کے باہر آئیں۔ تنہائی ہوئی تو بادشاہ نے سبب پوچھا۔ بیگم نے سر جھکا لیا اور جواب کہ «حضور کیا عرض کروں جب تک بھیک کا ٹکڑا نہیں کھا لیتی پیٹ نہیں بھرتا»۔

اختیار — یہ محل اس قسم کی گفتگو کا نہیں۔ دل ہی جانتا ہے کہ آپ نے کیا دیا ہم نے کیا پایا یا بتجربہ کاری۔ زمانے میں البتہ خیال تھا کہ مانگنے سے بھی کچھ ملتا ہے۔ خدا نے بھی فرمایا ہے کہ مانگو تو دیے گا اور دعا کی رغبت مگر لیکن اب تو معلوم ہو گیا کہ «بن مانگے موتی ملے مانگے ملے نہ بھیک»

تحفظ — ہا ہا ہا ہا! آپ تو ذرا سی بات پر بگڑ گئے۔ آپ مانگیے یا نہ مانگیے مگر ہم کچھ ضرور دیں گے ہم بھی اپنی عادت سے مجبور ہیں۔ ہمیں دینے کی عادت پڑی ہوئی ہے۔

آپ ہی کے برادری والے بڑے بڑے امیر رئیس راجہ مہاراجہ ہیں۔ امودت کی شان میں قصیدہ پڑھا کرتے ہیں

ایلام انا مسلم فلسن آن یملاؤ
یکفیہن معما محا الا ترناب
ولشکر صنائعہ فلسن صنائعا
یکفیہن قسلائد الاعناق

... مانگنے والے اس کی ہتھیلیوں کو چومتا انگلیاں ... روزی کے خدا ہے کی کنجیاں ہیں۔ لیکن جب اور کا شکریہ ادا کرے۔ یہ احسانات نہیں کہیں کے ہوتے ہیں۔ لوگ جن کا بوجھ اٹھائے غلط اٹھاتے ہیں۔ شاید آپ خیال فرمائیں کہ ایسے صاحب دولت کی وکیل اور اختیارات کی محرومی کے خوف سے خوشامد کرتے ہیں۔ آ حضرت یہ خیال غلط ہے۔ صرف ہزار ما ... سمجھائیں قریہ قریہ شہر شہر موجود ہیں جو دولت کی دولت عالیہ کی محتاج ہیں۔ انکے اجزاء ترکیبیہ عام آپ

عدالت ... صاحب ... [illegible]

سمن قرارداد امور تنقیح طلب

[illegible]

مہر عدالت — دستخط حاکم ... انگریزی

ممکن ہے کہ آپ کے نزدیک یہ ... سمجھاؤں ... اجی یہ دیکھئے ... انجمن ... کیا یہ بھی خوشی ہیں؟ ... کی دم سے ہو سکے ہیں کہ یہ مقصود بنا ہوا ہے جس کے آستانہ کی خاک چہرے بڑے بڑے دولت والوں کے ماتھے کا قشقہ ہے بڑے بڑے حاجی نمازی روزہ دار مسلمان بھی آ کر صدق و صلاح پکار پکار کے صاف صاف کہتے ہیں۔ ھذا مقام ابراہیم ... کعبہ ہے اور تو ابراہیم ... کو خدا کی امید نہ ہوتی اور ... کیوں اپنی اپنی حاجتیں پیش کرتے۔ خیر جانے دیجئے اس ... آپ نے پوچھا کہ ... دو گے؟ میں نے اقرار کیا کہ ہاں اب مطلب کی گفتگو شروع ہوتی جاتی ہے۔

وزراعظم: یہ دونوں لیٹنے کی گفتگو کیسی؟ ہم سے مشورہ کئے بغیر اجازت لی؟

تحفظ: یہ کون بولا؟ جیسے ابھی تمیز نہیں کہ بات ... بات عیب ہے ... ہو کہ کوئی ... فرمائیے۔

سمن برغرض انفصال مقدمہ

[illegible]

مہر عدالت — دستخط حاکم ... انگریزی

حق ... تھے ... کہتے ... سنا ... آگیا ...

اختیار: لیجئے ذکر ہی کیا ... کیا ... ہماری زبان ... مصلحت ہو ... دیکھئے۔

تحفظ: ہاں ... آپ کو کس چیز کی خواہش ہے؟

اختیار: آپ نہیں جانتے ہو؟

تحفظ: ہمیں سب معلوم ہے۔ مگر آپ اپنی زبان سے ارشاد کیجئے۔ ورنہ آپ کو قسم ہے اپنے وطن کی ... ہرگز ... مطلب ... سب کے پہلے آج آپ بھی پنجاب کی ... کا اظہار کیجئے۔

اختیار: میں عرض کرتا ہوں اگر چہ آپ کے مشفقانہ اصرار نے مجبور کیا۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ ہندوستان اپنا آپ ہی مالک و مختار ہو۔

تحفظ: مرحبا مرحبا۔ جزاک اللہ۔ واقعی سے

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

مگر جناب کو اپنی برادری کے اختلاف اور نفاق کی خبر نہیں۔ اگر آپ ... آپ میں دیکھ ... آپ کی ... کے مطابق دکھائے آپ کے جتنے گروہ ہیں ... ہی مطالبات ہیں۔ بعض مطالبات ... نفی و اثبات ... کی نسبت ہے اور آپ خوب جانتے ہیں کہ لا واسطہ بین النفی والاثبات مشہور مقولہ ہے یعنی ہاں اور نہیں کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ... راہ نہیں نکل سکتی۔ آپ کی جان کی قسم نہیں بلکہ آپکے ایک جان و ایمان کی قسم ہے کوئی ... آزادی

قوطہ ... جانے اور ... آنے کی مجرب دوا

[illegible]

حکیم ... [illegible]

کال آپ ہی تھیں۔ یہ معاملہ ہم بجھارنا کے ساتھ کیا، چاہتے کرا نہیں کر سکے، اگر چہ ہم اس بارے میں کوشش کریں گا۔ آپ صاحب خیریت میں کیوں؟ اپنا بھرم کھو کے بات دیو بچے کر سکا کا کھنہ بیچنے۔

اختیار: دیکھا۔ پھر وہی بھار باتا، آپ پہچانا کہ اسے صاحب آپ یہ تو اقرار کیجیے کہ آپ جب تک اپنے اقرار پاؤں کا حاکم مانتے ہیں ؟

تحفظ: حضرت اس سے انکار ہی کب تھا۔ ہم تو یہی اقرار ہمیشہ کرتے ہے۔

اختیار: معالی طرفی اقرار سے کیا ہوتا ہے۔ گزارا جب گفتار کے منافی ہو تو آپ کے اقرار کو کے پاتیں۔

تحفظ: کردار میں سقم ہے۔

اختیار: سقم وقم تو پتہ نہیں ہاں ایک حکایت بیان کرتا چلوں۔ ایک شخص نے خچر کی دم میں بکری باندھی اور خچر پر سوار ہو کے سفر کرنے لگا۔ راہ میں تیز ہو رہے ایک کسان بکری کا مالک تھا۔ دوسرے نے دعویٰ کیا کہ خچر میرا حق ہے۔ بیچارا غریب مسافر کے

لباس کا ماتھ بنا۔ کسی بری ہو گئی۔ جب حضرت کو بکری اپنے کام آئی تھی انھوں نے چپکے سے بکری کھول لی اور بکری کے گلے میں جو گھنٹی بندھی تھی وہ خچر کی دم میں لٹکا دی۔ سوار صاحب، چھن چھن کی آواز سے اسی دھوکے میں رہے کہ بکری دم سے بندھی چلی آرہی ہے۔ بکری لے کے ایک صاحب تو چل دیے۔ دوسرے نے سوار کو ٹوکا۔ اجی حضرت ذرا مڑ کر تو دیکھیے کہ گلے میں زنگ لگا گھنٹی ہے آپ نے دم کی ختیار فرمایا۔ واہ۔ نئی آپچ ہے۔ مالک نے مڑ کے دیکھا تو بکری غائب۔ چھن چھن صاحب بیچارا بہت رنجیدہ ہوا۔ چوہا صاحب نے بھی ہمدردی ظاہر کرنے لگے۔ ہائے بکیفت مردہ سیاہ دل تباہ روزگار۔ دنیا میں فراہم لوگ ہر جگہ ہیں۔ ورنہ ملعون ان کا دل ختم کرنے پہ ہر وقت مستعد ہیں۔ افسوس اب یہ غریب اپنے وطن میں یہاں کے باشندوں پہ نفرین کرے گا۔ ایک مچھلی سارے تالاب کو گندہ کر تی ہے۔

بہ از قوم بیگانہ ہے دوستی کرد
ز کردہ منزلت مانند ہ مرد

دیکھتا تو وہ کون گلی میں ایک بکری کا کان کھینچتا لیے جا رہا ہے۔ یہ تمھاری ہی بکری تو نہیں۔ سوار نے دیکھا تو واقعی بکری کو ایک آدمی لے کے گلی میں گھس گیا۔ بیچارہ خچر سے اتر کے چور کے تعاقب میں چلا۔ چور دوسرا لے گدھا قبضے میں کیا۔ یہ چل وہ چل۔

بیچارہ خستہ از دوست دم کرد
نا یافتہ دم و گوش گم کرد

مسافر صاحب بکرے کے چور کو کہاں کیا پاتے۔ پلٹے تو خچر بھی غائب۔ ناچار پیادہ رواں ہوئے ملتزمی وہ چلے تھے کہ کنویں کی جگت پر ایک شخص روتا ہوا ملا۔ بھائی کیوں روتے ہو؟ بھائی نے ہچکیاں لے کے جواب دیا۔ یہ شاہی جواہر کا صندوقچہ جاتا تھا۔ پیاس لگی پانی بھرنے لگا۔ رسی کے پھندے میں صندوقچہ الجھ کے کنویں میں گر گیا۔ میں خود کنویں میں اتر کے اپنی جان نہ دوں گا۔ ہائے کوئی اتنا احسان کرتا کہ ڈبکی لگا کے صندوقچہ نکال دیتا مفلس آدمی ہوں مگر پاس تو مان اس خدمت کی اجرت دے سکتا ہوں۔

بکری ہو گی وہ تو ان کی۔ خچر بھی پانچ تو ان کا تھا بچا کیا تو ان سے کے طن پلتا فوز عظیم ہے۔ مسافر صاحب نے کپڑے اتارے، گزاری کی لنگوٹی میں رسی باندھی خود بھرو بجھے سے کا بدن سے ملاقات کرنے پہ جا پہنچ پہنچے۔ غوطہ لگایا، دی کی مٹی اور کچھ پھینک ڈال دیا۔ مگر وہاں کچھ ہوتا تو ملتا۔ دس پانچ غوطے لگا کے نکلے تو پوشاک نہ دارد۔ لنگوٹی رہ گئی تھی اسی کو نشک کیا اور گھر کی راہ لی۔

بھائی صاحب معاف کیجیے گا۔ اگر میں عرض کروں تو بس یہ رہ گئے ایک ہی تھا جس نے جیسے ہیں ملک کے دودھ دینے والی بکری (تجارت) بوجھ اٹھانے والا خچر (حرفت) اور تن ڈھانکنے والی پوشاک (صنعت) سے غریب مسافر (پنجاب) کو محروم کر دیا۔

تحفظ: دیکھیے دیکھیے آپ حد سے بڑھ رہے ہیں کیا میں چور ہوں ؟

اختیار: تو کیا میں بھنگ پی گئی ہوں، خیر ملا ہوں؟ ایک حکایت آپ نے کبھی ایک عزوہ میں چسپاں کیا۔

تحفظ: ان فقرہ بازیوں میں مطلب کی بات ڈوبتی۔

بات تھوڑی سی سوانگ بہتیرے

مکمل آزادی کے تو یہ معنی ہوئے کہ آپ ہیں دودھ کی مکھی سمجھ کے نکال دینا چاہتے ہیں۔ ابھی چپ رہیے خدا کے واسطے کہیں اب کا کسی غیر کے سامنے منہ سے نکالیا۔

اطلاع عام بنام ... (بعدالت ...)

درخواست ایکٹ نمبر ... ۱۹۶۱ء

بعدالت جناب ... صاحب ... سیشن جج کشمیر

درخواست نمبر ... ۱۹۶۱ء

مقدمہ ... ولد ... سکنہ ... فیروز آباد ضلع کشمیر

بنام

... ولد ... سکنہ ... فیروز آباد ضلع کشمیری

ہرگاہ ... درخواست کی ہے کہ ... بذریعہ اشتہار ... کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ... عدالت ہذا ... بتاریخ ... حاضر ہو کر ... پیروی کرے ورنہ ... یکطرفہ ... کی جائے گی۔

آج تاریخ ... فروری ۱۹۶۱ء ... مہر عدالت ... جاری کیا گیا۔

مہر عدالت

دستخط حاکم ...



غضب ہو جائے گا۔ بکمبخت ورنہ [illegible] کمیشن [illegible]
جب آپ نے کس آزادی کا وعدہ کر لیا ہے مگر [illegible]
ایک آزادی کی عادت آپ کو اور بگڑ ہو جائے
تو دوسری آزادی میں حاضر کروں اور آپ لیجئے؟
اختیار۔ وہ کیا ہے جی [illegible] دعوی [illegible]۔ مجھے
ایک حکایت یاد آ گئی کسی مزدور حامل نے ایک [illegible]
سے اپنے بچے کے لیے جو ابھی پیدا نہیں ہوا تھا گہوارہ
بنانے کی فرمائش کی۔ آج بنتا ہے کل بنتا ہے چھ مہینے
کیا برسوں گزر گئے۔ [illegible] انھیں سے آیا بچہ [illegible]
پرورش ہو جاتی [illegible] اور [illegible]
شاخ نسل میں [illegible] طفل کے [illegible] کی باری آ گئی
صاحب [illegible] پڑھی کے گھر گیا اور کہنے لگا
میاں کاریگر اس لڑکے کے باپ کے واسطے گہوارہ
کی فرمائش کی تھی جسکی تعمیل کا انتظار آج تک ہے اب
میرے یہاں پوتا ہونے والا ہے کیا تم نے گہوارہ تیار کیا؟
پڑھی نے جواب دیا۔ اور وہ آپ کو بڑے جلد بار [illegible]
تیں جاتا تھا تو ہرگز وعدہ نہ کرتا۔

آپ کے [illegible] کے بارے میں [illegible]
سے یہ سنا کہ ہندوستانی [illegible]
نے جو کچھ نہیں دیا گیا [illegible] سے بھی [illegible]
استعمال کیا۔ اضافہ یہ کہتا ہے کہ جو کچھ دے گے
وہ کچھ بھی ہو۔ [illegible] کر لیا ہے
گیا ہے۔ جلدی کا [illegible] شیطان کا ہے
تحفظ: ابھی آپ [illegible] کی بات پہچان [illegible]
[illegible] نہیں [illegible] دیکھئے [illegible] اگر
تیار نہیں ہوا اگر آپ کے [illegible] میں [illegible]
سمجھے ہیں [illegible] نہیں [illegible] آپ
[illegible] کر لیں۔ اچھا [illegible] اگر [illegible] آزادی مطلق
کر بھول جائیں اور چند شرطیں لگ کے آپ کی رسی
ڈھیل کر دیں تو آپ [illegible] ہو جائیں گے؟
اختیار: جی اگر [illegible] تو [illegible] اختیار
اور یہاں کے بنانے کچھ نہیں [illegible] کیا جائیگا؟
تحفظ: جی تو میں بھی کہتا ہوں [illegible] بھی یہی
ہے کہ سوچ سمجھ کے بات کی [illegible] غضب ہے

بجا ہے۔ جب [illegible]
اختیار: [illegible] حکومت [illegible]
[illegible] جائے گی؟
تحفظ: [illegible] حکومت اپنے [illegible] سے [illegible] کر لیجیے
اس پر بھی آمادہ ہے؟
اختیار: لیجئے ......؟
تحفظ: ابھی تفصیل نہ پوچھئے تفصیل کا یہ محل نہیں
وقت بہت کم ہے بس یہی سمجھ لیجئے کہ کلیہ [illegible] مستثنی
اختیار: یاد آتا ہے کہ تمام کلیات آپ کی زبانی سے
بار ہا منظور فرمائے ہیں؟
تحفظ: دیکھا آپ نے۔ آخر آپ کے منہ سے بھی کلمہ
حق نکل گیا نا؟ اچھا آگے بڑھیے؟
اختیار: دیکھئے یہ فوج اور ملکی انتظام کے مسائل ہیں؟
تحفظ: ہاں ہاں ہیں۔ بھلا آپ بہت دنوں سے
ارشاد فرما رہے ہیں کہ فوج اصل ہندوستانی ہو اور
ہندوستان ہی میں [illegible] مدرسے کھول دیے جائیں
کر جانیں لینے کے [illegible] اور [illegible] طریقہ کسی [illegible]

بحکم جناب مسٹر [illegible] صاحب [illegible]

نوٹس تاریخ مقررہ نسبت تصفیہ فرائض اشتہار [illegible]

[illegible]

[illegible] ساکن [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] .... [illegible]

بنام

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

مہر عدالت		[illegible]

تندرست مستورات اور طاقتور بچے

مستورات [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
صحت خراب کر لیتی ہیں اور اپنے بال بچوں کی دیکھ بھال
اور امور خانہ داری کے انتظام کرنے سے قاصر ہو جاتی ہیں

جینے لون یا اکسیر ستارا

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible] لاہور
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible]

فرمائش کے [illegible] اپنا پتہ صاف لکھیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]



سپروں سوں - کوں کوں کوں

"شاباش - نکلتے ہی بول اٹھا"

"مشکل یہ ہے کہ جھول پالے کون؟"


زغارت چمنت بر بہار منت ہاست
کہ گل بدست تو از شاخ تازہ تر ماند
تو یہ عطر حاضر ہے
کارخانہ اصغر علی محمد علی تاجران عطر چوک لکھنؤ کے عطروں میں تازہ پھولوں کی نکہت ہوتی ہے

جالندھری پروفیسر کے حسب منشاء زرد پیلی یا خیراندیشانہ تعاون کا تحفہ کر لینے کے بعد یہ بھی منظور۔ کچھ خوش ہوئے؟

اختیار الدین :۔ جی ہاں جی آپ کی ہمدردی کا شکریہ! اب اِن بات کی نسبت بھی کچھ ارشاد ہو جائے۔

تحفظ :۔ وہی ایک خوب ہے لینی تحفظ تحفظ تحفظ۔ جو سال کلیہ مطالبات جو پیش میں تحفظ کی قید لگا دی گئی اب کچھ کہنے سننے کی ضرورت نہیں۔ جو باتیں کہہ دی گئی ہیں بچا کہنے کی مہلت نہیں۔ یہ سب آپ اپنے گھر میں بیٹھ کے اطمینان سے طے کیجیے۔"

صاف انداز :۔ کیا کہا۔ ابھی پھر تو کہو۔ ذرا سی تحفظ کی شرح تو بیان کرو۔"

تحفظ :۔ ارے کوئی مضبوط پہرا ہو۔ اے جب تیری دیسی تیسی کی تھی۔ آؤ جی ہم تم مل کے غزل گائیں ایک غزل کے اونچے سروں کی دستی میں اس وزن انداز کی آواز بچا نکس لیں سے

اے فلک رشک ہے دل جل مرنا

بچھڑے ملتے ہیں ایک ست کے

ہندوستانی نقارہ :۔ دھوں۔ دھوں۔ دھوں!!!"

کشمیری چپیری :۔ پیں پیں پیں۔!!!"

ولایتی پکار :۔ روں۔ روں روں۔!!!"

ریاستی تمبیرہ :۔ ٹل ٹل ٹل۔ ٹن ٹن ٹن۔!!!"

قومی جھانجھ :۔ جھم جھم جھم۔!!!"

مذہبی وقت :۔ پھٹ پھٹ پھٹ!!!"

"ایک سین تو ختم ہوا۔ دوسرا منظر جو دکھایا جاتا ہے اگرچہ قبل از وقت ہے مگر وقت فنا کی نگاہ ہی کا تقاضہ کیے رہی ہے۔ اس منظر سے متعلق بھی ایک حکایت الف لیلہ سے نقل کر کے عرض کی جاتی۔ حکایت کے متعلقین و متعلقات یہ ہیں قاضی (والی مشتمل کا گرسی) کردی کا گرزی تحفظ) عجمی رشتی جس حکومت نے ڈال رکھی قوم جانا ہے۔ باافادہ مگر (خیاط) جو اب مینی تھیلا (اصلاحات جمہوری) مانی الجراب وہ مال جو پیش تھیلے میں ہے؟ ۔ مساوی۔"

کردی :۔ دیکھئے کہاں لیے جاتا ہے۔ یہ میرا تھیلا ہے۔"

عجمی :۔ بکتے کیا ہو۔ یہ میرا تھیلا ہے۔"

کردی :۔ بہت ہی بیت چورٹے کی ایسی تیسی۔ چل قاضی کے پاس ابھی معلوم ہو جائے گا تھیلا کس کا ہے۔"

عجمی :۔ چل بڑا آ گیا کہنے ہے۔ قاضی کے آپ کے سامنے چل۔ کہیں تو ڈر کیوں؟"

(اصلاحات کا پارٹ یا تھیلا۔ مشتمی اور جو جان یا ملک کے پاس دو لڑتے جھگڑتے پہنچے۔ اور یوں گفتگو شروع ہوئی۔"

قاضی :۔ تمہارا نام؟"

کردی :۔ جناب میرا اصلی نام تحفظ ہے پیارے والدہ محترمہ تحفظ کہا کرتی تھیں مگر یہاں لوگ مصلح کردی کے لقب سے پکارتے ہیں۔"

قاضی :۔ اور تمہارا نام؟"

عجمی :۔ جناب میرا نام اختیار ہے پیارے والدہ محترمہ خفتو کہا کرتی تھیں مگر یہاں کے لوگ طالب بھیک پکار کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ مجبور و محروم دو تخلص ہیں۔ آپ کی دعا سے شاعر ہوں اور وہ مہیات کو حقیقت سمجھ لینا میرا خاص عقیدہ ہے۔"

قاضی :۔ تمہارے مخاصمت کیا ہے؟"

کردی :۔ ایک تھیلا۔"

قاضی :۔ یعنی؟"

عجمی :۔ ایک پارسل جو اس حقیر کے نام ولایت سے بھیجا گیا تھا۔"

کردی :۔ غلط۔ یہ تھیلا اس حقیر کا ہے۔"

قاضی :۔ یہ سر بمہر ہے؟"

عجمی :۔ خداوند ابھی اسے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ کھولا کیسا؟"

قاضی :۔ اچھا اگر یہ مال جناب تحفظ کا ہے تو بیان فرمائیں کہ اس تھیلے میں کیا ہے؟"

کردی :۔ سنئیے جناب یہ تھیلا میرا ہے خادم کی غفلت سے کھو گیا تھا آج ملا ہے۔ میں بیان کرتا ہوں کہ اس میں کیا ہے؟ جناب قاضی اس تھیلے میں دو پیالیاں ہیں ایک چاندی کی ایک سنگ مرمر کی ایک آفتابہ ایک لوٹا ایک کٹورا۔ دو چار جاء۔ تین کا گھیاں۔ دو دو چمن دو قلمیں شربت کی۔ تین سینیاں۔ پانچ گھیر۔ انتہار و نقصان۔ نمکیں جھاڑو بیوی۔ پکار نگار دیکھے۔ دری طشت۔ ایک آگالدان۔ دو ڈبیاں۔ آٹھ گھیاں چند۔ دو لگنیں۔ ایک کروڑی بکریاں تیرہ منیشت ایک درشت چار سو انشیاں بارہ بھینسیں ترسانچ جودہ گائیں ایک چوڑی روزی کی سات پلنگ انہیں مسہریاں بچھ بار دیا نے۔ سو لشکر لگا ہی بائیں غلام کرکشن سو باورچی۔ خود غلام زری کر۔ تو طرہ یہ ہے کہ زمین و آسمان گواہ ہیں کہ یہ تھیلا مجھ ہی کا ہے۔"

عجمی :۔ خدا قاضی صاحب کی عمر دراز کرے۔ اس جواب میں چند فانہائے خراب بیخبر بیراب و رباب ہیں کئی خانما کلاب ہیں چند خرد انبائے کتاب ہیں۔ سیکڑوں خیام و طناب ہیں اور حضور شہر مدینہ و شہاد ہے قصر شداد بن عاد ہے۔ کوہ عناد ہے۔ جال اور صیاد ہے حامی اولاد ہے۔ گلزار مراد ہے۔ تو خشہ و زاد ہے ماہ ان نجم و ماہین زیادہ ہے۔ لیس کیفیت زیادہ ہے مزدوروں تو اور (چوبیس) گواہی دینگے کہ یہ مال خانہ زاد ہے۔"

کردی :۔ اے ہائے میرا تھیلا! وہ حصون و قلاع (قلعہ) وہ قرح ردیع وحوش و سباع (درندہ) وہ شطرنج کھیلنے گروہ۔ وہ باغ وہ کوہ۔ وہ لاکھوں گھوڑے وہ کروروں کیڑے کوڑے وہ اشرفیوں کے توڑے وہ نیزہ وہ شمشیر تفنگ و تیر کمان۔ وہ لٹ رہا ہوں لوٹ لینے والے رہزن۔ وہ ترکیے اور نگار۔ وہ صوفے اور گدیلے۔ وہ چوکے چوڑے رنڈیوں کے بیچلے۔ وہ آزار کرنے والے بچے۔ وہ تانگہ کا تنے والے چرخے اور نگلے۔ وہ ہزاروں جیبر سٹاد زنانے۔ وہ طائفے زنانے اور مردانے۔ وہ قلعہ چیس مارنے والے حزگوش۔ وہ حواس باختہ خرگوش وہ مدرسے وہ اسکول۔ وہ مسجد اور اسٹول۔ وہ آدھ سے وہ کالے۔ وہ پولیس کے تھانے وہ بنک اور خزانے۔ وہ کھیل وہ ہوٹل۔ وہ گلاس وہ بوتل۔ وہ تجلی وہ دو آل وہ مردہ شوروہ غسال۔ وہ پادری وہ قاسیانے۔ وہ مرض وہ دیوانے۔ قاضی صاحب یہ تھیلا کھول دیجئے تو ابھی یہ سب عادل گواہ گواہی دیں گے کہ تھیلا میری ملک ہے۔"

عجمی :۔ بس میاں بس بس! ابھی میرے اس تھیلے کی گرہ تو نہ کھولو کے گٹھریاں صندوق بھیڑوں کی ریڑھ اونٹوں کی بھیڑ ہاتھیوں کا جنگل بن موسیٰ کا وادی ایمن

تصویر خانہ، قمار خانہ، سیاہ خانہ، آبدار خانہ، جواہر خانہ، گنج خانہ، کرکری خانہ، توشہ خانہ، ترشک خانہ، قہوہ خانہ، سیر کا کیا پوچھنا ہے۔ لشکر لگا ہے کہیں لگا ہے۔ جنگل جنگل بکھرا پیپل۔ انجیر، انار، خوبانی کا اچار۔ اناج کے انبار۔ صراحیاں، پیالے۔ زرد رسالے۔ کچھ گورے کچھ کالے۔ جنتری سالے۔ برچھیاں بھالے۔ ندی نالے۔ بھائی بہن، سالا، دولھن۔ دوست و دشمن۔ سالا مسیل۔ رنگ زنجبیل۔ چاکر نوکر۔ سبزی، مشتری، شاہی، نانبائی۔ دھوبی، نائی، طنبور، طبل۔ گلے جلبل۔ درندہ، پرندہ، چرندہ، روندہ، گزندہ، خزندہ۔ تصویر ناچے، بنگالی ناچے، جھنڈے، پنکھے، گنڈے، ڈنڈے، سنڈے، تعویذ گنڈے۔ بگیڈ پلٹن، فوج، سوج، تشتری، تشتری، نسل نسل، گروہ گروہ، زنبور، حبشی، گرجی، رومی، ترکی، چینی، جاپانی، عراقی، ایرانی، مغلی، کاشانی، بلوچستانی، افغانی، سیستانی، زابلستانی، روسی، فارسی، کھیت کھلیان، کوہستان، ریگستان۔ ساتوں سمندر، سیکڑوں ندی، ہزاروں پہاڑ، آدم حوا، مزدور، معمار، جنگلی جانور، جنگی بیل، اور دستار بند دلّی کا بازار، مصر، مصار، جبال، بحار، عزرا، مستقل دریا، اور دھوان، ایوان کسریٰ، وقت سلیمان، وادی نعمان، ارض خراسان، بلخ، اصفہان، شہر و سواد، ان کیا چیز ہے جو نہیں ہے۔ اور خدا غریق رحمت کرے مولانا قاضی کے والد ماجد کو سو دستر... ہوگئے جو صاف کردیں تو قاضی نا ہمار اگر وہ کر دے انکار، ہاں خاکسار کے حوالہ کردیتے ہیں۔

قاضی:۔ تم دونوں عجیب منحوس معلوم ہوتے ہو جب سے آئے ہو ناحق بک بک کر رہے ہو، قاضی کا خوف ہے نہ دنیا سے شرم ہے۔ قاضی سے دل لگی، اپنی جیب تمہارے ہی کام ہے۔ امیر ہونا تو بڑا نام ہے۔ تمہاری تحصیل کا یہ کہ میاں مشتری کسی بادہ گر کا مزاج ہے جس کی مسائی کی انتہا نہیں۔ ہاں اسے خادم زری کہلا تو سہی۔

جواب خانہ خراب۔

تحصیل کھڑی گئی۔ ذرا کیا دیکھتے ہیں کہ سیرو گلشائی کی جا کہیں ہیں، ایک سرکار ایک کا جب جو ہوں نے دل فصل میں مجھے عطا کیا۔ والسلام

رہیں گے حکومت میں، انتظام کیا ہے، جب تک ہوش ۔ باقی خیر سلا ہے، حوالی بھی اچھے ہیں۔ کرو اعمال تماشا بھی کا ۔ سامنے گوشت چھوڑ کر سے مدد ہی پھینک گیا تھا۔

ممی:۔ ایں۔ ہو کیا ہوا؟ اچھا جناب قاضی اب آپ ہی اپنے ہسپتال میں لائیں اپنے ریشمی ڈبل دو فرمائیں ہم سے بڑی چوک ہوئی ہے بس۔ اللہ حافظ۔

قاضی:۔ ہاں ہاں اپنی فہرست یہاں سے لیتے جاؤ، تو بہتر ہے۔ اتنی دیر ناحق دماغ چاٹا کمبختوں نے، نہ کام نہ کاج نکلے، وقت اور بات دونوں برباد ہوگئے۔

سعی بے حاصل

مقدمہ بازی کا چسکا بھی تماشبینی، شراب خوری اور قمار بازی کی لت سے کم نہیں۔ سازش میرٹھ کے مقدمے پر چار برس آغاز ہی کی حالت میں ہے، سات آٹھ لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا۔ حکومت کی ذرا پوچھیے، آج سلامتی سے کون سا شوق دنیا میں ہے جس سے وہ خالی ہے۔ شراب پیتی بھی ہے، بلا بھی ہے۔ جوئے اور قمار میں منتظم رعایا کا پیدا ساتھ دیتے ہیں۔ گھوڑدوڑ میں جیا جوتا ہے اور وہ بھی اسپرے کے نام سے ایک انعامی کپ سجایا جاتا ہے۔ قماربازی سے حمایت ہوتا ہو تو انھیں بچاتے ہوئے خود سنگھاتے، مگر بیچتی ہے اور وہ زمانہ ابھی ایک لوگوں کو یاد ہوگا جب چینیوں نے افیم سے توبہ کر لی تھی اور ہمارے صاحب بہادر کو آنکھیں نکال کے کہنا پڑا تھا افیم لینی ہی پڑے گی، کچھ اور لینے کا ارادہ ہے۔ اب رہی رنڈی بازی اور تماشبینی تو رنڈیوں کی آمدنی پر ٹیکس لگا اور اس آمدنی کو اپنے صرف میں لانا خود ان کے پیشہ کا اصلی محرک ہے۔ ان تمام بے دستوریوں پر سالی احتجاج نے اگر ضرورت ہو، روا رکھا، کیا یہ قابل دیکھنا ہے، مگر مقدمہ بازی کا کوئی حاصل دکھائی نہیں دیتا۔ پوچھیے کہ اگر سازش کی درست ثابت ہوگئی تو آپ کر کیا لیں گے؟ اپنے گریبان کہیں گے حکومت بڑے خطرات سے بچی، ورنہ کیا ہوتا، سارا ہندوستان باغی ہوگیا۔ بیچارے ہم ایسے لوگ مطلع ہوگئے کہ مقدمہ تھا، کیونکر اور کیا کہا، جب کہتا ہے کہا تھا، پیدا کیا ہو تو کیا ہوں گی۔

گردن ناپی گئی۔ اگر ثابت شدہ معاملہ ہوتا تو ان دنوں شوقین اس کو دیکھتے، جو چاہے پیش کرتا، کہیں ہو خوب تو لگے ہاتھ شوق ضرور پیدا ہوگا۔ یہ مقدمہ بھی فصل ہو کہ باغیوں کو عبرتناک سزائیں دی جائیں، جس سے سلطنت کی جو بیس برس سے حکومت کر رہے ہیں۔ کیا اپنے گھر ڈوبنے سے کہیں کی خوشی ہے؟ وہ مانگتے ہیں سوراج، تم دیتے ہو سزا۔ سوراج سزا نہیں۔ سزا سوراج نہیں۔ پھر سزا اور سوراج (مشتبہ الفاظ سے بیک الفاظ) دونوں کا سلسلہ کیا ساتھ چلتا ہے۔ سزا سے قرآن اور علما میں غیر حسن بہت مشکل ہے کہ خیالی علما کی فوج کا اور ہم سزا کو رحم اچھے کرینگے۔

سنا ہے کہ شاید کسی ممبر نے اسمبلی میں ایک تاریخی مصالحت پیش کی تھی، اللہ کرے تماشبین بنا دے تاکہ کمیٹی کا تماشبینی یا مقدمہ بازی کے شوق کا حال ان پر کھل جائے، اچھے ممبر صاحب! کونسل کے ممبر کو ایسے تفہیم کا علم ضرور ہے۔

فکر

ایک تحصیلدار گھوڑی پر سوار ہو کر سفر کر رہے تھے، سرا میں اترے۔ سنا کہ یہاں گھوڑوں کے چور بہت ہیں، یہاں انھی نے جا کر سائیس کو بلا کر کہا کہ رات بھر جاگ کے پہرہ دو، اور تاکید کردی کہ خبردار غافل نہ ہونا۔ رات کی ساعت کے اختتام سے فارغ ہو کے لیٹے مگر دل میں نیند آگئی، پھر بھی رات گزری ہوگی کہ گھبرا کر پکارا: ارے میاں کیا کرتے ہو؟ سوتے ہو کہ جاگتے ہو؟ جواب ملا: حضور فکر میں ہوں۔

آقا: کاہے کی فکر؟

بدھو: یہی کہ آسمان کی چھت بغیر کھمبے کے کس طرح قائم ہے۔

آقا: بھائی فکر نہیں ہے، گھوڑی کی فکر کرو۔

بدھو: مطمئن رہیے، جاگتا ہوں۔

مگر آقا کو چین کہاں، پھر تھوڑی دیر بعد آواز دی: ہاں بدھو کس فکر میں ہو؟ معلوم ہوا کہ پیچ ڈال کر جو بنائی جاتی ہے وہ کسی کہاں جاتی ہے۔ بھولا پھر کے سو رہے اور دو گھنٹے پھر ہوشیار کیا۔ پوچھا: اب کیا فکر ہے؟ میاں بدھو بولے: حضور تو سیدھی بات ہے، بیچ کا سوراخ کہاں گیا؟ غلط ہے، کہاں کہ قریب صبح کے میاں بدھو نے جواب دیا: آقا تمھارا شب بیدار نوکر اب اس فکر میں ہوں کہ گھوڑی تو لے گئے، اب چارجامہ کون اٹھائے؟

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنے

وہ بے نظیر کتاب جس نے پیچ پچ ہوا میں گرہ لگائی

اور

ایک گراموفون کی طرح سُروں کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کاغذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھائے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصہ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہیں کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی اب اسی کتاب کے

حصہ دوم میں مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنایا ہے

یعنے

تان سین کے عہد سے لے کے زمانۂ حال تک صدہا اساتذۂ فن کی گائکی اور انکے گلے سے نقل کی ہوئی دھرپد اور ہوری کا لفظ کتاب کھینچ دیا ہے

اُستاد محمد علی خاں

میاں تان سین کے آخری یادگار ہیں صدہا لوگوں کی دھرپد اور ہوریاں اس کتاب میں اُنسے نقل کی گئی ہیں لطف یہ کہ اگر آپ سُر گلے سے ادا کرنے پر قادر ہیں تو کتاب کے رموز کو سمجھ لینے کے بعد جو کہ نہایت وضاحت سے ابتدائے کتاب میں لکھ دیئے گئے اسی طرح ہر ایک راگ کو برت سکتے ہیں جس طرح کہ اُستاد خود تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی ہارمونیم یا سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں انکے علاوہ دیگر مشاہیر کا سرمایۂ ناز بھی آپکو اس کتاب میں ملیگا۔ فی الحقیقت مصنف نے ہزاروں روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے کام لیکے اس کتاب کو مرتب کیا ہے۔ حصۂ دوم نہایت مقبول ہوا۔ تمام ہندوستان کے اُستادوں کا سرمایۂ ناز اسمیں موجود ہے۔ قیمت پانچ روپیہ۔ محصول ڈاک بہرحال ذمۂ خریدار۔

المشتہر مینیجر اودھ پنچ لکھنؤ